یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ
(اے لوگوں جو ایمان لائے ہو! ہم نے تمہیں جو کچھ دیا اس میں سے خرچ کرو)

آپؐ کے ساتھ وفاداری کی دو اہم آزمائشیں مومنوں کے لیے تھی - ایک تو جہاد فی سبیل اللہ
اور دوسری انفاق فی سبیل اللہ - ویسے جنگ کے لیے بھی مال کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے -
البقرۃ: 3 میں مومنوں کی صفات میں کہا گیا کہ وہ (اللہ کے راستے میں) خرچ کرتے ہیں -
البقرۃ: 195 میں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا -
البقرۃ: 215 میں صحابہ نے خرچ کرنے کے بارے میں سوال کئے تھے تو بتایا گیا کس کس پر خرچ کرے -
البقرۃ: 219 میں صحابہ نے پوچھا کہ کیا خرچ کرے تو بتایا گیا جو کچھ تمہاری ضروریات سے زیادہ ہو -
البقرۃ: 245 میں پوچھا گیا کہ کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے -

پھر اب اس آیت میں دوبارہ خرچ کرنے کہا جا رہا ہے - اِس آیت میں یہ کہہ کر کہ مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ
ہم نے جو تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو - یعنی جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ اللہ ہی کا ہے اور اسی
میں سے ہمیں خرچ کرنے کہا جا رہا ہے -
اللہ کے راستے میں بار بار خرچ کرنے پر ابھارا جا رہا ہے - جب تک انسان کسی چیز پر خرچ نہ کرے،
قربانی نہ کرے تب تک اسکی قدر نہیں کرتا -
ہم پھر بھی صدقہ خیرات کر لیتے ہیں لیکن دین کو پھیلانے کے لیے خرچ نہیں کرتے - دین پھیلانے کے
لیے کہاں کہاں ہم خرچ کر سکتے ہیں :
1> کسی صحیح دینی ادارے میں جہاں صحیح عقیدہ پڑھایا جاتا ہے - غیر مسلمانوں کو اسلام کی دعوت
دی جاتی ہے اور مسلمانوں کی اصلاح کا بھی کام کیا جاتا ہے -
2> صحیح دینی کتابیں اور قرآن کے ترجمے کی کتابیں خرید کر مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کو ہدیہ
(gift) دے سکتے ہیں . 3> صحیح دینی ویب سائٹ پر

مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ
(اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ کوئی دوستی یا نہ
کوئی سفارش ہی کام آئیگی)

ہمارے پاس وقت بہت کم ہے اسلیے قیامت کا دن آنے سے پہلے پہلے اللہ کے راستے میں خرچ کرو - انسان
عموماً اپنا مال تجارت میں لگاتا ہے تاکہ اور مالدار بنے اور اپنی ضروریات بھی پوری کر سکے - اس تجارت
کو بڑھانے کے لیے دن رات کوشش کرتا ہے - مال جمع کر کے رکھتا ہے کہ وہ آگے کام آئے - تو کہا گیا آخرت میں کوئی خرید
و فروخت کام نہیں آئیگی - وَلَا خُلَّةٌ اور نہ ہی دوست (کام آئیگا) - کام کاروبار کے لعد جب مال بچتا ہے
تو انسان عموماً اپنے دوستوں پر خوشی سے خرچ کرتا ہے - دوستوں کو دعوتیں کرتا ہے تاکہ دوست مصیبت میں
کام آئے - وَلَا شَفَاعَةٌ اور نہ کوئی سفارش (کام آئیگی) - عموماً انسان بڑے لوگوں سے تعلق رکھتا
ہے تاکہ جب مشکل پیش آئے تو انکے وصیلے یا سفارش سے کام نکلوائے - وہ بھی آخرت میں کام نہیں آئینگے - عموماً
انسان تین جگہوں پر مال لگاتا ہے، یا تو اپنے کاروبار اور ضروریات (خرید و فروخت) میں یا اپنے دوستوں میں یا پھر تعلقات
بڑھانے میں کہ مشکلات کے وقت تعلقات کام آئینگے - یاد رکھو! جتنا مرضی کاروبار چمکا لو، آخرت میں کوئی
کاروبار نہیں ہوگا اور نہ ہی کاروبار کام آئیگا - نہ دوست کام آئینگے اور نہ ہی بڑے لوگوں کی سفارش کام آئیگی
اِسلیے قیامت آنے سے پہلے ہی اللہ کے راستے میں خرچ کرو - ویسے بھی انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو اسکے سارے اعمال
منقطع ہو جاتے ہیں سوائے جو اس نے صدقہ جاریہ والے کام کئے ہو -

(★) لَا بَیْعٌ (کوئی تجارت نہیں) یہاں لَا لائے نافیہ للجنس نہیں ہے کیونکہ لَا بَیْعَ (بالکل
بھی خرید و فروخت [تجارت] نہیں ہوگی) نہیں کہا گیا - اسم (بَیْعٌ) پر تنوین لا کر بتایا
گیا کہ کچھ تجارت قیامت کے دن کام آئیگی - یعنی اسکی کچھ گنجائش ہے -
الصف: 11-10 ← اے ایمان والوں! کیا میں تمہیں ایک تجارت بتاؤں جو (اگر تم کرو تو)
تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے - (اور وہ یہ ہے کہ) تم اللہ اور اسکے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور
اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرو ...
فاطر: 29 ← جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ
ہم نے ان کو عطا کیا اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے
امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی -
التوبۃ: 111 ← بے شک اللہ نے مومنوں سے انکی جانوں کو اور انکے مالوں کو اس بات کے
عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی ..... تو تم اِس سودے پر جو تم نے اللہ سے کیا ہے،
خوشیاں مناؤ - اور یہ بڑی کامیابی ہے -

لیکن قیامت کے دن کوئی تجارت نہیں ہوگی - جو کچھ زندگی میں ہی آخرت کے لیے کام کئے تھے وہ
تجارت کام آئیگی - جو قرضِ حسنہ اللہ کو دیا تھا وہ آخرت میں کئی گنا بڑھا کر ملے گا - لیکن اگر
کوئی قیامت کے دن کچھ فدیہ دے کر اپنے آپکو چھڑانا چاہے تو وہ کچھ کام نہیں آئیگا -
المائدۃ: 36 ← بے شک وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور پھر کفر ہی کی حالت میں مر گئے تو ان
میں سے کسی ایک سے ساری زمین بھر سونا بطور فدیہ ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا ...

(★) وَلَا خُلَّةٌ اور نہ کوئی دوستی (کام آئیگی) یہاں بھی لا نفی للجنس نہیں ہے یعنی یہ نہیں
کہا کہ بالکل بھی دوستی کام نہیں آئیگی - کیونکہ جو لوگ اللہ کے لیے دوسروں سے دوستی کرتے
ہیں (اللہ کے خاطر ایکدوسرے سے ملتے ہیں اور اللہ کے خاطر ایکدوسرے سے جدا ہوتے ہیں) وہ اللہ
کے عرش کے سایے میں ہونگے -

(★) وَلَا شَفَاعَةٌ اور نہ ہی کوئی شفاعت (کام آئیگی) یہاں بھی لا نفی للجنس نہیں ہے یعنی ایسا
نہیں ہے کہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت یا سفارش بالکل کام نہیں آئیگی - بلکہ شفاعت کی کچھ
گنجائش ہے - جیسے کہ نبیؐ اپنے امت کے حق میں شفارش کرینگے - اسی طرح مومن اور جنتی بھی
شفاعت کرینگے -
لیکن شفاعت اسکے حق میں ہوگی جسکے لیے اللہ اجازت دے گا - شفاعت وہ کرے گا جسے اللہ
اجازت دے گا - اس چیز کی شفاعت ہوگی جس چیز کے لیے اللہ اجازت دے گا - اگلی آیت 255
آیت الکرسی میں شفاعت کا ذکر آئیگا -
اِس لیے اِس دنیا میں اللہ کے راستے میں خرچ کرو - دنیا میں خرید و فروخت کام آتی ہے - اگر مشکل وقت
آئے تو کبھی کبھار دوست بھی کام آجاتے ہیں لیکن قیامت کے دن کوئی گہرا دوست بھی کام نہیں آئیگا اور
نہ ہی کسی بڑے شخص کی شفاعت کام آئیگی - اگر کوئی شخص فدیہ میں کچھ دے کر اپنے آپکو چھڑانا
چاہے تو وہ فدیہ قبول ہی نہیں کیا جائیگا -

المعارج: 15-10 ← اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا حالانکہ وہ ایکدوسرے کو
دکھائے جائینگے - مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور اپنے
بھائی اور اپنے کنبے جو اُسے پناہ دیتا تھا اور ان سب کو جو زمین میں ہیں فدیہ میں دے دے
تاکہ یہ اسے نجات دلا دے - ہرگز نہیں، وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کا شعلہ ہے -

اگر کسی کے پاس مال ہی نہیں تو دوسروں سے اپنی صلاحیتیں شیئر کرلے - جیسے اگر دین کا صحیح علم ہے
تو اللہ کے خاطر وہ علم لوگوں تک پہنچائے کیونکہ یہ صدقہ جاریہ بنے گا - آخرت میں کام آئیگا -

وَالْکٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ
(اور کفر کرنے والے ہی ظالم ہیں)

جو لوگ قیامت کے دن کی جزا و سزا اور اللہ کے قوانین پر ایمان نہیں رکھتے وہ کافر بھی ہیں اور
ظالم بھی ہیں -
پچھلی آیت (253) میں بھی کفر کی بات تھی جس میں نبیوں کے انکار کو کفر کہا گیا - اب یہاں آخر
میں کفر کی بات کی گئی اور وہ بھی شَفَاعَةٌ (سفارش) کے فوراً بعد کفر کی بات ہے - یعنی جو
نبیوں کا انکار کرینگے انکی شفاعت نہیں کی جائیگی کیونکہ کافروں کو عذاب سے نجات دلانے
شفاعت نہیں ہوگی - انھوں نے نبیوں کا انکار کرکے اور جزا سزا کا انکار کرکے اپنے اوپر ہی
ظلم کیا -

خلاصہ 243 - 251

243 ← لوگ اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے نکلے - .. اللہ لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے -
244 ← اللہ کے راستے میں جنگ کرنے ابھارا گیا - (جہاد فی سبیل اللہ)
245 ← اللہ کے راستے میں خرچ کرنے ابھارا گیا - (انفاق فی سبیل اللہ)
246 ← بنی اسرائیل کہہ رہے تھے ہم اللہ کی راہ میں لڑیں گے لیکن حقیقت میں وہ نہیں لڑنا چاہتے تھے -
247 ← اللہ نے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا - اللہ جسے چاہے اپنی بادشاہی عطا کرے - اللہ وسعت والا ہے
248 ← صندوق واپس ملا جو طالوت کے چنے جانے کی دلیل تھی -
249 ← آزمائش میں ناکامیاب ہوئے - راسخ ایمان والوں نے جنگ کے لیے ابھارا - ہم میں لڑنے کی طاقت نہیں
250 ← صبر اور ثابت قدمی کی دعا -
251 ← اگر اللہ ایک گروہ کو دوسرے سے نہیں ہٹاتا تو فساد ہوتا - اللہ تمام جہان والوں پر فضل فرمانے والا ہے